خدا کے نئے خاندان میں زندگی

کلیمنٹ ٹینڈو، پاسٹرل انٹرن

افسیوں 2:11-22

11 جون 2023 کا واعظ

سب کو شام کا سلام۔

آپ لوگوں کے درمیان آکر میں بابرکت محسوس کرتا ہوں۔

ون وائس فیملی، میرے ساتھ اور میرے لیے دُعا کرنے کے لیے آپ کا شکریہ۔ جیسا کہ میں سیمنری میں رہا ہوں۔

میں ابھی کچھ دن پہلے ہی گریجویٹ ہُوا ہوں اور میں اس بارے میں پُرجوش ہوں کہ خداوند ون وائس میں ہماری زندگیوں میں کام کرنا جاری رکھے گا۔

مختلف قبیلوں، زبانوں اور قوموں سے چھٹکارا پانے والے لوگوں کے طور پر اکٹھے ہونا ظاہر کرتا ہے کہ حقیقتاً خُدا نے ہمیں اپنے آپ سے اور مسیح میں ایک دوسرے سے ملایا ہے۔

جب ہم آپس میں لڑائی جھگڑے کی وجہ سے تکلیف کا تجربہ کرتے ہیں، تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ کرنے اور صلح کرنے کے بارے میں سیکھتے ہیں۔

آج کا حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کے فرزند ہونے کے ناطے، ہمارے پاس وہ سب کچھ ہے جو امن قائم کرنے/صُلح کے لیے ضروری ہے۔

اب افسیوں 2:11-22 سے خُداوند کا کلام سنیں۔

11 پَس یاد کرو کہ تُم جو جِسم کے رُو سے غَیرقَوم والے ہو
اور وہ لوگ جو جِسم میں ہاتھ سے کِئے ہُوئے ختنہ کے سبب سے مختُون کہلاتے ہیں تُم کو "نامختُون" کہتے ہیں۔
12 اگلے زمانہ میں مسِیح سے جُدا
اور اِسرائیل کی سلطنت سے خارِج اور وعدہ کے عہدوں سے ناواقِف اور نااُمِید اور دُنیا میں خُدا سے جُدا تھے۔
13 مگر تُم جو پہلے دُور تھے اَب مسِیح یِسُوع میں مسِیح کے خُون کے سبب سے نزدِیک ہو گئے ہو۔
14 کِیُونکہ وُہی ہماری صُلح ہے جِس نے دونوں کو ایک کر لِیا اور جُدائی کی دِیوار کو جو بِیچ میں تھی ڈھا دِیا۔
15 چنانچہ اُس نے اپنے جِسم کے ذرِیعہ سے دُشمنی یعنی وہ شَرِیعَت
جِس کے حُکم ضابطوں کے طَور پر تھے مَوقُوف کر دی تاکہ دونوں سے اپنے آپ میں ایک نیا اِنسان پَیدا کر کے صُلح کرا دے۔
16 اور صلِیب پر دُشمنی کو مِٹا کر اور اُس کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خُدا سے مِلائے۔
17 اور اُس نے آ کر تُمہیں جو دُور تھے اور اُنہیں جو نزدِیک تھے دونوں کو صُلح کی خُوشخَبری دی۔
18 کِیُونکہ اُس کے وسِیلہ سے ہم دونوں کی ایک ہی رُوح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔
19 پَس اَب تُم پردیسی اور مُسافِر نہِیں رہے بلکہ مُقدّسوں کے ہم وطن اور خُدا کے گھرانے کے ہوگئے۔
20 اور رَسُولوں اور نبِیوں کی نیو پر جِس کے کونے کے سِرے کا پتھّر خُود مسِیح یِسُوع ہے تعمِیر کِئے گئے ہو۔
21 اُسی میں ہر ایک عِمارت مِل مِلا کر خُداوند میں ایک پاک مَقدِس بنتا جاتا ہے۔
22 اور تُم بھی اُسی میں باہم تعمِیر کِئے جاتے ہو تاکہ رُوح میں خُدا کا مسکن بنو۔

اس حوالے کے بارے میں انگریز پادری جان سٹوٹ نے لکھا:

"پولُس اپنے غیر اقوام کے قارئین کی روحانی سوانح حیات کو تین مراحل میں تلاش کرتا ہے...

تین مراحل 'تُم جو(تھے)' (آیت 11)، 'مگر اب' (آیت 13) اور 'تو پھر' (آیت 19) سے نشان زد ہیں۔

میں نے انہی نکات کو استعمال کرتے ہوئے اس پیغام کو ترتیب دیا ہے:

(1) ہم جو پہلے تھے (آیات 11-12)؛

(2) مسیح نے کیا کیا ہے (آیات 13-18)؛

اور (3) اب جو ہم بن گئے ہیں (آیات 19-22)۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنے پہلے نکتے سے شروع کریں، آئیے دعا کریں۔
باپ، ہم تیرے کلام اور اس کلام کے زندگیوں کو بدلنے کی طاقت کے لیے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔
ہم دعا کرتے ہیں کہ تو ہمارے دلوں اور ذہنوں کو روشن کر۔
ہم دعا کرتے ہیں کہ تیرا کلام ہمیں تیرے بیٹے کی شبیہ کے مطابق بنائے، ڈھال دے، اور ہم آہنگ کرے۔
تیری روح ہمیں ابھی بھر دے۔
جب میں تیرے لوگوں سے تیرے کلالم کی بات کرتا ہوں تو میری مدد کر۔
اور جب تیرے لوگ سُنتے ہیں ان کی مدد فرما۔
میں دعا کرتا ہوں کہ ہم سب سیر ہوں اور حوصلہ افزائی پائیں تاکہ ہم ہر کام میں تُجھ کو جلال دیں۔
ہم باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ دُعا مانگتے ہیں۔ آمین!

نکتہ 1: ہم جو پہلے تھے (آیات 11-12)۔

جملہ ”ایک وقت میں(تُم جو)“ ہمیں ماضی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
ہم بھول سکتے ہیں کہ آج ہم کتنے مراعات یافتہ ہیں، جب تک کہ ہم یہ یاد نہ رکھیں کہ غیر مراعات یافتہ ہونے کا کیا مطلب ہے۔
پولوس چاہتا ہے کہ افسس کے لوگ یہ بات ”ذہن میں رکھیں“ کہ مسیح سے ملنے سے پہلے ان کی حالت کیا تھی۔
غیر قوموں کے طور پر، افسس میں ایمانداروں کو یہودیوں کی طرف سے ”نامختون“ بُلایا جاتا تھا۔
تمام اسرائیلی لڑکوں کا ختنہ اس وقت ہوتا تھا جب وہ 8 دن کے ہوتے تھے۔
یہ ختنہ ”جسم میں ہاتھوں سے کیا جاتا تھا۔" کوئی بھی غیر یہودی جو خُدا کے عہد کی جماعت کا حصہ بننا چاہتا تھا، اُن کا ختنہ ہونا ضروری تھا، کیونکہ اسکے بغیر اُنہیں ناپاک سمجھا جاتا تھا۔

یہ وضاحت کرتا ہے کہ آیت 12 کس چیز کا حوالہ دے رہی ہے۔
افسیوں کی غیر قومیں ”مسیح کے بغیر، بے وطن، بے دوست، نااُمید اور خدا کے بغیر تھے۔
یہ تفصیل مجھے یاد دلاتا ہے جو یسعیاہ نے ان لوگوں کے بارے میں کیا کہا تھا جو خدا کے عہد کی برادری سے باہر ہیں۔
یسعیاہ 8:22 کہتی ہے:
22 ”پھر زمین کی طرف دیکھیں گے اور ناگہان تنگی اور تاریکی یعنی ظلمتِ اندوہ
اور تیرگی میں کھدیڑے جائینگے۔“

تاہم، خدا نہیں چاہتا کہ ہم گھنے اندھیرے میں رہیں۔
امن کا شہزادے وہاں نور لائا جہاں اُداسی اور پریشانی تھی۔
یسعیاہ 9:1a،2 میں آگے کیا لکھا اسے سنیں:
1a ” اندوہگین کی تیرگی جاتی رہیگی۔ ...
2 جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے انہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔
جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے ان پر نور چمکا۔“

یہ اندھیرا مردہ برقی بلبوں کا نتیجہ نہیں ہے۔
یسعیاہ خدا سے الگ ہونے کے باعث تعلق کی تاریکی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

یسوع مسیح نے صلیب پر اس اندھیرے کا سامنا کیا اور اسے شکست دی۔

متی 27:45-46 کہتا ہے:

"اور دوپہر سے لے کر تِیسرے پہر تک تمام مُلک میں اَندھیرا چھایا رہا۔

اور تِیسرے پہر کے قرِیب یِسُوع نے بڑی آواز سے چِلّا کر کہا:

"ایلی۔ ایلی۔ لَما شَبقتَنِی؟

یعنی اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مُجھے کِیُوں چھوڑ دِیا؟"

صلیب پر، خدا کا بیٹا اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔

وہ اجنبی انسانیت کی خاطر خدا باپ سے الگ ہو گیا تھا۔

آپ کے گناہ اور میرے گناہ کی وجہ سے اس نے یہ مصیبت اٹھائی۔

لیکن، چونکہ مسیح کو چھوڑ دیا گیا تھا، اب ہم قبول کر لیے گئے ہیں۔

یہ ہمیں ہمارے دوسرے نقطہ پر لاتا ہے۔

پوائنٹ 2: یسوع مسیح نے کیا کیا ہے (آیات 13-18)۔

آیات 13 سے 18 میں، "مگر اب" کا جملہ ہمیں موضوع کی تبدیلی کی طرف اشارہ کرتا ہے، "جو ہم پہلے تھے" اس کی طرف سے "جو مسیح نے کیا ہے۔"

آیت 13 کہتی ہے:

13 "مگر تُم جو پہلے دُور تھے اَب مسِیح یِسُوع میں مسِیح کے خُون کے سبب سے نزدِیک ہو گئے ہو۔"

آپ حیران ہوں گے کہ خون کی ضرورت کیوں پڑی۔

عبرانیوں 9:22b ہمیں بتاتا ہے کہ:

" اور بغَیر خُون بہائے مُعافی نہِیں ہوتی۔"

موت پاک خُدا کے خلاف گناہ کرنے کی سزا ہے۔

پاکیزگی اور خالص پن میں کسی کامل کا خون ہی خدا باپ کے سامنے قبول کیا جا سکتا ہے۔

2 کرنتھیوں 5:21 میں لکھا ہے:

"جو گُناہ سے واقِف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہوکر خُدا کی راستبازی ہو جائیں۔"

مسیح کے خون کے بہانے سے ہم گناہ کی معافی حاصل کر سکتے ہیں اور خُدا کے قریب لائے جاسکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آیت 14 کہتی ہے:

14 "کِیُونکہ وُہی ہماری صُلح ہے جِس نے دونوں کا ایک کر لِیا اور جُدائی کی دِیوار کو جو بِیچ میں تھی ڈھا دِیا۔"

یسوع نے وہ کیا جو کوئی دوسرا نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کو داؤ پر لگا دیا۔

وہ مُوا تاکہ آپ اور میں خُدا کے ساتھ سلامتی میں زندگی گزار سکیں۔

بائبل کا سلامتی "مکمل بہبود، خوشحالی، اور سلامتی ہے جو اس کے لوگوں کے درمیان خدا کی موجودگی سے وابستہ ہے۔"

یسوع کی موت اور قیامت نے یہودیوں اور غیر قوموں کے لیے سلامتی کا تجربہ کرنا ممکن بنایا۔

آیت 14 میں "جُدائی کی دیوار" سے مراد روحانی علیحدگی، اور ہیکل کی ایک جسمانی دیوار کی طرف ہے۔

اس دیوار کے بارے میں ایک مورخ کا بیان سن لیجئے:

"\[جُدائی کی دیوار\] ہیرودیسِ اعظم کے ذریعہ یروشیلم میں تعمیر کردہ شاندار ہیکل کی ایک قابل ذکر خصوصیت تھی۔

ہیکل کی عمارت خود ایک بلند پلیٹ فارم پر تعمیر کی گئی تھی۔

اس کے ارد گرد کاہنوں کا برآمدہ تھا۔

اس کے مشرق میں اسرائیل کا برآمدہ تھا، اور اس کے آگے مشرق میں خواتین کا برآمدہ تھا۔

یہ تینوں برآمدے - کاہنوں، مردوں اور اسرائیل کے عورتوں کے لیے - ہیکل کی طرح بلندی پر تھیں۔

اس سطح سے ایک دیوار والے چبوترے پر پانچ قدم اترنا پڑتا تھا۔

پھر دیوار کے دوسری طرف ایک اور دیوار تک چودہ قدم اور اس سے آگے غیر قوموں کا بیرونی صحن تھا...

غیر قومیں اوپر دیکھ کر ہیکل کو دیکھ سکتی تھیں، لیکن انہیں اس کے قریب جانے کی اجازت نہیں تھی۔

انہیں یونانی اور لاطینی زبان میں انتباہی نوٹس کے ساتھ اردگرد پتھر کی رکاوٹ سے علیحدہ رکھا جاتا تھا۔

وہاں، درحقیقت: ‘غلطی کرنے والوں کو سزائے موت دی جائے گی۔’

جب مسیح کو ہمارے گناہ کے لیے موت کی سزا دی گئی تو اس نے جدائی کی اس دیوار کو ڈھا ڈالا جس نے یہودیوں اور غیر قوموں کو خُدا اور ایک دوسرے سے الگ کر دیا تھا۔

جب پُولس نے یہ خط افسس کو لکھا تو ہیکل کی وہ پتھر کی دیوار ابھی تک کھڑی تھی۔

لیکن مسیح کی صلیب پر موت کے ذریعے روحانی دیوار پہلے ہی ڈھا دی گئی تھی۔

پولس ہمیں یہ بھی دکھاتا ہے کہ کس طرح مسیح نے جدائی کی دیوار کو ہٹا دیا، آیت 15 میں:

15 ”چُنانچہ اُس نے اپنے جِسم کے ذریعہ سے دُشمنی یعنی وہ شَرِیعَت

جِس کے حُکم ضابطوں کے طَور پر تھے مَوقُوف کر دی تاکہ دونوں سے اپنے آپ میں ایک نیا اِنسان پَیدا کر کے صُلح کرا دے۔“

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع نے خدا کی شریعت کو ختم کر دیا؟

ہرگز نہیں.

یہاں غور کرنے کے لئے دو چیزیں ہیں:

1. ”حکموں کی شریعت“ ان رسمی قوانین کا حوالہ ہوسکتا ہے جن میں غیر قومیں حصہ نہیں لے سکتی تھیں کیونکہ ان کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔

یہ رسمی قوانین یسوع مسیح میں پورے ہوئے جو ہماری کامل قربانی بن گیا۔

اس طرح، اس نے ان رسموں کو پورا کرکے ختم کر دیا، تاکہ ہمیں بیلوں کے خون سے معافی کی ضرورت نہ رہے۔

2. یا پولُس شریعت کی اطاعت کو نجات کے راستے کے طور پر کہہ رہا ہے۔

بہت سے یہودیوں کا خیال تھا کہ وہ شریعت کی پابندی کے ذریعے بچائے جا سکتے ہیں۔

لیکن انجیل کی خوشخبری نے یہ واضح کیا کہ نجات صرف مسیح یسوع پر ایمان لانے سے ہے۔

دونوں صورتوں میں نکتہ یہ ہے کہ: کوئی انسانی کام کسی کو نجات نہیں دلا سکتا۔

صرف مسیح کے کام کے ذریعے ہی ہم نجات پاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ، مسیح کی موت اور جی اُٹھنے میں، غیر قوموں اور یہودیوں دونوں کی خُدا کے ساتھ صلح ہو گئی ہے۔

ہم یسوع مسیح کی صلیب کے ذریعے خدا کے ایک لوگ، مسیح کا ایک بدن، ایک کلیسیا بنائے گئے ہیں۔

ایک تبصرہ نگار/تفسیر کرنے والا اسے اس طرح رکھتا ہے:

”مسیح اپنی موت میں مارا گیا تھا؛ لیکن مقتول بھی مرا۔“

جب مسیح مارا گیا تو اس نے دشمنی کو مار ڈالا جس نے ہمیں خدا اور ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔

ہاں، ہمارے درمیان اختلافات ہیں۔

لیکن مسیح کے ہم میں مشترک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے تنوع(الگ ہونے) میں اتحاد کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

براہ کرم مجھے اس کا خلاصہ کرنے کی اجازت دیں جو ہم نے آیات 13 سے 18 میں دیکھی ہیں:

سب سے پہلے، ”اصُلح ایک شخص ہے اس سے پہلے کہ یہ ایک سرگرمی ہو۔

صُلح ایک شخص ہے اس سے پہلے کہ یہ واعظ ہو۔

یہ اس لیے ہے کہ مسیح خدا کی سلامتی/صُلح کا مجسمہ ہے کہ مسیح صُلح قائم کرنے کے ساتھ ساتھ صُلح کا اعلان بھی کر سکتا ہے۔“

دوسرا، ہم اب خدا اور ایک دوسرے کے دشمن نہیں رہے کیونکہ جدائی کی دیوار ہٹا دی گئی ہے۔

اب، ہم جو ایمان لائے ہیں مسیح میں ایک ہیں۔

تیسرا، یہ تثلیث کا کام ہے۔

آیت 18 کہتی ہے:

”کیونکہ اُس \[یسوع مسیح\] کے وسِیلہ سے ہم دونوں کی ایک ہی رُوح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے۔“

یہ تثلیث کی کمیونٹی سے ہماری برادریوں کو ملانے کی ضرورت ہے۔

ہمیں ایک مافوق الفطرت مداخلت کی ضرورت ہے۔

خُدا کے ساتھ صُلح قائم کرنے کے لیے، ہمیں پہلے خُدا کی موجودگی میں، اُس کے بیٹے کے ذریعے، اور روح القدس کی طاقت سے بحال ہونے کی ضرورت ہے۔

یہ ہمیں ہمارے تیسرے اور آخری نقطہ پر لے آتا ہے:

پوائنٹ 3: جو ہم اب بن چکے ہیں (آیات 19-22)۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی کہانی اس نکتے کو سمجھنے میں ہماری مدد کرے۔

یہاں امریکہ میں 4 سال طالب علم کے طور پر، میرا ویزا "غیر تارکین وطن اجنبی" ہے۔

ہو سکتا ہے کہ میری طرح آپ کے پاس اس ملک میں مستقل رہائش نہ ہو۔

ہوسکتا ہے کہ آپ امریکی حکومت کی جانب سے آپ کی حیثیت پر کارروائی مکمل کرنے کا انتظار کر رہے ہوں۔

پولس ان آیات میں جو نکتہ بیان کرتا ہے وہ یہ ہے کہ مسیح میں، آپ کو پہلے ہی سے بہترین حیثیت حاصل ہے۔

دوستو، میں تقریباً 10 سال سے غیر ممالک میں مقیم ہوں۔

میں نے کئی جگہوں پر اجنبی محسوس کیا ہے۔

لیکن میں نے گرجہ گھر میں کبھی بھی اجنبی کی طرح محسوس نہیں کیا۔

یہ اس لیے ہے کہ کلیسیا میں، مسیح نے ہمیں اب تک کی اعلیٰ ترین شہریت، آسمانی شہریت فراہم کی ہے۔

یہ گرین کارڈ سے بہتر ہے جس کا آپ میں سے کچھ بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

یہ امریکی شہریت رکھنے سے بہتر ہے۔

یہ تمام حیثیتیں قومی سرحدوں تک محدود ہیں اور لوگوں کو تقسیم کرنے کا کام کرتی ہیں۔

لیکن آسمانی شہریت جو مسیح نے ہمارے لیے حاصل کی ہے وہ "غیر تارکین وطن" کو آسمانی شہریوں میں بدل دیتی ہے۔

افسیوں 2:19 کو دوبارہ سنیں۔

19 "پَس اَب تُم پردیسی اور مُسافِر نہیں رہے بلکہ مُقدّسوں کے ہم وطن اور خُدا کے گھرانے کے ہوگئے۔"

جو مسیح نے آپ کے لیے کیا کیا ہے، اس کے باعث کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کسی بھی نسلی گروہ سے ہیں، آپ اب وہ نہیں رہے:

"مسیح سے ناواقف، اجنبی، بے دوست(اکیلے)، ناامید، اور خُدا سے دور۔"

اب آپ خدا کے فرزند ہیں۔

چرچ آپ کی آبائی ریاست ہے۔

آپ کے پاس دنیا بھر سے روحانی بھائی اور بہنیں ہیں۔

آپ کو مستقبل کی امید ہے، اور خدا آپ کا باپ ہے۔

مسیح کی وجہ سے، ہم سب آسمانی شہر کے "ساتھی شہری" ہیں جو کہ:

20 "رَسُولوں اور نبِیوں کی نیو پر جِس کے کونے کے سِرے کا پتھّر خُود مسِیح یِسُوع ہے تعمِیر کِئے گئے ہو۔"

پولس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ رسول اور نبی اپنے آپ میں کلیسیا کے ستون ہیں۔

بلکہ، اس سے مراد وہ ہے جو انہوں نے سکھایا، دعویٰ کیا اور اقرار کیا۔

چرچ بائبل کے نظریے پر، کلام کی سچائی پر بنایا/تعمیر کیا گیا ہے۔

نبی عہد نامہ قدیم کے نمائندے ہیں اور رسول نئے عہد نامہ کے نمائندے ہیں۔

نبیوں نے مسیح کے آنے کے بارے میں بات کی، اور رسولوں نے مسیح کی منادی کی جو پہلے ہی آ چکا تھا۔

لہٰذا، کلیسیا مسیح اور اُس کے کام کے بارے میں سچائی پر قائم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پولوس رسول مسیح یسوع کو کلیسیا کا سنگ بنیاد(کونے کے سِرے کا پتھر) کہتا ہے۔

کیونکہ وہ بائبل کا مرکزی پیغام اور شخصیت ہے۔

مسیح گناہ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے آیا تھا جسے عہد نامہ قدیم اور نئے عہد نامہ کے لوگ حل نہیں کر سکتے تھے۔

صلح کرنے کے بعد، اب یسوع ہمارا لنگر ہے، جس پر ہم اپنی پوری ابدیت کو داؤ پر لگا سکتے ہیں۔

آیت 21 کہتی ہے:

21 " اُسی میں ہر ایک عِمارت مِل مِلا کر خُداوند میں ایک پاک مَقدِس بنتا جاتا ہے۔"

مسیح اس بندھن کی مانند ہے جو اپنے لوگوں کے لیے انسانی جسم میں ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔
وہ ہمیں جوڑتا اور اکٹھا رکھتا ہے۔
اتحاد/یکجہتی کا تجربہ کرنے کے لیے ون وائس میں ہمیں مسیح پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔
کیوں؟ کیونکہ، اسی میں ہم حقیقی امن، مفاہمت، اتحاد اور ہم آہنگی پا سکتے ہیں۔
ہمارے ہاں رائے، ثقافت اور پس منظر میں اختلاف ہے۔
لیکن وہ تمام چیزیں اتنی اہم نہیں ہیں جتنی کہ ہم میں مسیح کی یگانگت ہے۔
یہ ایک ایسی یگانگت ہے جو ہماری قومی اور ثقافتی حدود سے بالاتر ہے، یہاں تک کہ خود وقت پر بھی۔
مسیح میں بھائیوں اور بہنوں کے طور پر، ہم ہمیشہ ایک رہیں گے - اب اور آگے آنے والی زندگی میں بھی۔
یوحنا 20:17-21 میں، مسیح نے دعا کی کہ کلیسیا ایک ہو گی جیسا کہ وہ اور باپ ایک ہیں۔
اور وہ(یسوع) ہمارے لیے دعا کرتا رہتا ہے، کہ ہم اُس چیز کا تجربہ کریں جو پولس نے افسیوں 2:22 میں بیان کیا ہے۔
22 ”اور تُم بھی اُسی میں باہم تعمِیر کِئے جاتے ہو تاکہ رُوح میں خُدا کا مسکن بنو۔“

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہم اپنے طور پر اتحاد/یکجہتی کو قائم نہیں رکھ سکتے۔
ہمیں اس اتحاد/یگانگت کو برقرار رکھنے کے لیے روح القدس کی ضرورت ہے جسے مسیح پورا کرتا ہے۔
وہی خُدا جو ہمارے ساتھ صلح کرتا ہے وہی خُدا ہے جو امن قائم رکھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔
خُدا کرے کیہ یہاں ون وائس میں مسیح کی روح ہمارے دلوں اور دماغوں کو بھر دے جب ہم صُلح قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
امن اور اتحاد کے لیے دعا اور کوشش کی ضرورت ہے۔
ون وائس میں ہم میں سے کچھ غیر مغربی ممالک سے ہیں۔
ہم محبت اور رشتوں کی حفاظت کے نام پر سچ کہنے سے ڈرتے ہیں۔
ہم کبھی کبھی امن سازی کے ساتھ ''پیس فیکنگ'' کو الجھاتے ہیں۔
دوسری طرف، ہمارے کچھ امریکی بھائی اور بہنیں سچ کے ساتھ بالکل سیدھے ہیں۔
ان کا دو ٹوک پن تعلقات کو تباہ کرنے کی وجہ بن سکتا ہے۔
لیکن ان میں سے کوئی بھی طریقہ امن قائم کرنے میں ہماری مدد نہیں کرے گا۔
خدا کے فرزندوں کو نہ تو صُلح کا فریب دینے والا اور نہ ہی رشتہ خراب کرنے والا کہا جاتا ہے۔
ہمیں صُلح قائم کرنے کے لیے بُلایا گیا ہے، جو محبت میں سچ بولتے ہیں جیسا کہ ہم افسیوں 4:15 میں پڑھتے ہیں۔
مسیح کے بدن کے طور پر، ہمیں سچی محبت اور محبت بھری سچائی کی ضرورت ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ سچائی کے بغیر محبت منافقت ہے اور محبت کے بغیر سچائی سفاکیت ہے۔
یہ وہ نیا نقطہ نظر ہے جو صُلح کرانے والوں کے پاس ہے۔
اور ہمارا خداوند یسوع متی 5:9 میں صلح کرنے والوں کو ایک وعدہ کرتا ہے۔
وہ کہتا ہے، ''مبارک ہیں وہ جو صلح کرواتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔''
آج ہماری ثقافت میں ہر کوئی چاہتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ اُسے سمجھا جائے۔
پھر بھی، کوئی بھی دوسرے کو سمجھنا نہیں چاہتا۔
پرامن لوگ اس طرح نہیں رہتے۔
پُرامن لوگ امن چاہتے ہیں چاہے انہیں سمجھا جائے یا نہ سمجھا جائے۔
یہ وہ نیا رویہ ہے جس کی ہمیں خُدا کے بابرکت فرزندوں کے طور پر ضرورت ہے۔
ہمیں اس کی ضرورت ہے اگر ہم ون وائس میں خُداوند کی عبادت کرنے جا رہے ہیں۔
اور صرف باپ، بیٹا اور روح القدس ہی ہماری مدد کر سکتا ہے۔

آئیے دعا کریں کہ ہم صلح کرنے اور کرانے والے بنیں۔
باپ، بیٹا، اور روح القدس، ہم مسیح میں مکمل ہونے والے ملاپ کے کام کے لیے تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں۔
ہم تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ صلیب پر مسیح کے کام سے نجات پانے والے لوگوں کے طور پر، ہم آج یہاں جمع ہو سکتے ہیں۔
خُداوند، ہم دعا کرتے ہیں کہ ہم مشکل وقت میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ امن قائم رکھیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ہم اِس صُلح کا جسے مسیح نے قئم کیا ہے جہاں بھی جائیں گے کھوئے ہوؤں کے لیے اس کا اعلان کریں گے۔

ہمیں اپنے چرچ میں ہم وطنوں کے طور پر متحد رکھ۔

جب ہم یہ کام کرتے ہیں تو روح القدس پر بھروسہ کرنے میں ہماری مدد کر کیونکہ ہم خود اپنی طاقت سے ناکام ہوجائیں گے۔

اور یہ دعا ہم باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام میں مانگتے ہیں۔آمین!